I-SAPS Institute of Social and Policy Sciences

IDEAS
ADVOCACY AND INNOVATION FUNDS
FOR EDUCATION IN PAKISTAN

UKaid

PP-209

لودھراں

تعلیمی صورتحال

تعلیم تک رسائی کا حق

معیاری تعلیم کا حق

تعلیم اور عوامی رہنماؤں کی ذمہ داری

PP-209 لودھراں : تعلیمی صورتحال

انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز اور علم آئیڈیاز بطور ادارہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر سیاسی قیادت اور ماہرین تعلیم کے درمیان ایک مضبوط رابطہ اور تعاون پیدا ہو جائے تو ملک میں بہتر تعلیمی اصلاحات کا نفاذ ممکن ہو سکتا ہے۔ چونکہ سیاسی قیادت اور سیاسی جماعتیں نہ صرف تعلیمی پالیسی کے ذمہ دار ہیں بلکہ اس پالیسی کو کامیابی کے ساتھ لاگو کرنے میں بھی ان کا اہم کردار ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ان کی شراکت معنی خیز اور مثبت نتائج کی حامل ہو۔

عوامی نمائندوں کی حمایت اور دلچسپی کے بغیر کسی بھی حلقہ میں تمام بچوں کی تعلیم تک رسائی اور معیاری تعلیم کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ چونکہ تمام سیاسی جماعتیں عوام کی نمائندہ ہیں اس لیے وہ تعلیم کے متعلق قانون سازی اور اس کے نفاذ کے لیے موثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ اپنی جماعت کے قائدین' اعلیٰ سطح کے عہدیداران اور پارٹی کارکنوں کو بھی اس کی اہمیت بیان کر سکتے ہیں۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر عوام حلقہ میں موجود سیاسی جماعتوں اور عوامی نمائندوں سے عہد لیں تو یقیناً تعلیمی پالیسی سازی اور اس کے نفاذ میں بہتری آسکتی ہے جس سے حلقہ میں تعلیم کی صورتحال کو بہتر کیا جا سکتا ہے اور تمام بچوں کی تعلیم تک رسائی اور معیاری تعلیم کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ اس تناظر میں یہ ضروری ہے کہ حلقہ کی تعلیمی صورتحال کے بارے میں عوام اور عوامی نمائندگان بہتر طور پر آگاہ ہوں۔ اس مقصد کے لیے یہ معلوماتی کتابچہ تیار کیا گیا ہے جو کہ حلقہ کی تعلیمی صورتحال کے بارے میں معلومات و اعداد و شمار فراہم کرتا ہے تاکہ ان معلومات کو عوام الناس اور عوامی نمائندگان تعلیمی بہتری کیلئے استعمال کر سکیں۔

نقشہ
PP-209
لودھراں

مرد رائے دہندگان کی تعداد : 67586
خواتین رائے دہندگان کی تعداد : 61047
کل تعداد رائے دہندگان : 128633

حلقہ میں گورنمنٹ سکولوں کی تعداد : 129
اساتذہ کی تعداد : 657
داخل شدہ بچوں کی تعداد : 21329

اگر ہم حلقہ کی تعلیمی حالت کا جائزہ لیں تو وہ کچھ اس طرح ہے۔

سکولوں میں دستیاب سہولتیں:

حلقہ میں موجود سرکاری سکولوں میں بہت سی سہولتیں دستیاب ہیں جو کہ خوش آئند ہیں مگر موجود سہولتوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور ارباب اختیار سے توجہ چاہتی ہے۔ اسی طرح بہت سے سکول بنیادی سہولتوں خصوصاً بجلی سے محروم ہیں۔ اس صورت حال کی ذمہ داری بطور شہری ہم سب پر بھی ہے۔ اگر ارباب اختیار اور شہری اپنے فرائض کو بخوبی سمجھیں تو یہ صورت حال بہتر ہو سکتی ہے۔

پینے کا پانی:

پینے کے پانی سے محروم سکولوں کی تعداد

01

حلقہ میں 01 سکول ایسا ہے جہاں پانی کی سہولت موجود نہیں ہے۔ جو کہ عوامی نمائندگان اور محکمہ تعلیم کے متعلقین کی توجہ چاہتی ہے

بیت الخلاء کی سہولت:

بیت الخلاء کے بغیر سکولوں کی تعداد

01

بیت الخلاء کی فراہمی ایک بنیادی ضرورت ہے لیکن 01 سکول ایسا ہے جہاں یہ سہولت موجود نہیں ہے۔ جو کہ عوامی نمائندگان اور محکمہ تعلیم کے متعلقین کی توجہ چاہتی ہے

چار دیواری:

بغیر چار دیواری
کے سکولوں کی
تعداد

01

حلقہ میں چار دیواری کے بغیر سکولوں کی تعداد 01 ہے۔ سکولوں کی چار دیواری اور خاص طور پر لڑکیوں کے سکول کی چار دیواری انتہائی اہم ہے جبکہ کچھ سکول اس سہولت سے محروم ہیں اور ارباب اختیار (عوامی نمائندگان) کی توجہ کے طالب ہیں۔

بجلی کی سہولت:

بجلی کی سہولت سے
محروم سکولوں کی
تعداد

35

حلقہ میں 35 سکول ایسے ہیں جو بجلی کی سہولت سے محروم ہیں اور طلباء سخت گرمی میں بغیر بجلی کی سہولت کے سکول میں پڑھتے ہیں جس سے ان کے سیکھنے کے عمل میں بہت زیادہ رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہوتے ۔

تعلیمی معیار:

حلقہ کے مطابق تعلیمی معیار کے اعداد و شمار موجود نہیں ہیں جس سے یہ مشکل ہے کہ ہم ہر حلقے کے طلباء کے تعلیمی معیار کا تجزیہ کر سکیں تاہم ضلع کی تعلیمی صورتحال کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ تعلیمی معیار انتہائی نیچے ہے۔ جسکو بہتر بنانے کی ضرورت ہے اور عوامی نمائندگان اور ارباب اختیار کے لیے توجہ طلب ہے۔ جسے بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ صورتحال اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ عوامی نمائندے اور محکمہ تعلیم کے متعلقین فوری عملی اقدامات کریں۔

تیسری کلاس کے
37 فیصد بچے اردو
کا ایک جملہ بھی
نہیں پڑھ سکتے۔

37 فیصد بچے

اردو: ضلع میں دی جانے والی تعلیم کا معیار بھی اتنا قابلِ فخر نہیں ہے۔ تیسری کلاس کے 37 فیصد بچے اردو کا ایک جملہ بھی نہیں پڑھ سکتے۔

تیسری کلاس کے
29 فیصد بچے
انگریزی کا ایک
لفظ بھی نہیں پڑھ
سکتے۔

29 فیصد بچے

انگریزی: انگریزی مضمون میں بھی صورتحال اس سے مختلف نہیں ہے۔ تیسری کلاس کے 29 فیصد بچے انگریزی کا ایک لفظ بھی نہیں پڑھ سکتے۔

تیسری کلاس کے
55 فیصد بچے
تفریق کا ایک
سوال بھی حل نہیں
کر سکتے۔

55 فیصد بچے

ریاضی: ریاضی کے مضمون میں بچوں کی تعلیمی حالت نہایت مایوس کن ہے تیسری کلاس کے 55 فیصد بچے تفریق کا ایک سوال بھی حل نہیں کر سکتے۔

ضلع کا تعلیمی بجٹ کچھ اسطرح ہے۔

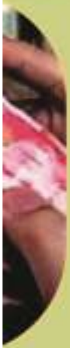

ضلع کا تعلیمی بجٹ

1ارب 96 کروڑ 72لاکھ 20ہزار روپے

محکمہ تعلیم کو دی جانے والی
21کروڑ 90

اگر ہم ضلع کے تعلیمی بجٹ (2012-13)
ہے۔ جبکہ بجٹ کا زیادہ تر حصہ صرف تنخواہوں
صرف 219,000,000 روپے تھی جو سکولوں
کے بغیر سکول) کی فراہمی کے لئے انتہائی کم ہے

تنخواہوں کی مد میں دی جانے والی رقم
1ارب 89 کروڑ 20لاکھ روپے

دیگر اشیا (الاونس و دیگر اخراجات)
7کروڑ 52لاکھ 20ہزار روپے

ضلع کے تعلیمی بجٹ میں ترقیاتی مد میں مختص کی جانے والی رقم:
2کروڑ 17لاکھ 70ہزار روپے

بائی ترقیاتی فنڈ کی رقم:
کھ روپے

تجزیہ کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ترقیاتی مد میں مختص ہونے والی رقم 21,770,000 روپے
ی مد میں مختص کیا گیا ہے۔ صوبائی حکومت کی طرف سے ترقیاتی مد میں دی جانے والی رقم
میں بنیادی سہولتوں (بغیر پانی، بجلی کے بغیر، لیٹرین کے بغیر، چاردیواری کے بغیر، کھیل کے میدان

سرکاری سکولوں میں طلباء اور اساتذہ کا تناسب

درج ذیل میں دیئے گئے تینوں گراف حلقہ میں طلباء اساتذہ تناسب کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان گراف میں دیئے گئے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ حلقہ کے کچھ سکولوں میں طلباء اساتذہ تناسب بہتر کرنے کی ضرورت ہے تاکہ انسانی وسائل کے استعمال کو مناسب اور موزوں بنایا جا سکے۔ عوامی رہنماء اور ارباب اختیار اس مسئلہ کے حل کیلئے اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے بھرپور کوششیں کریں۔

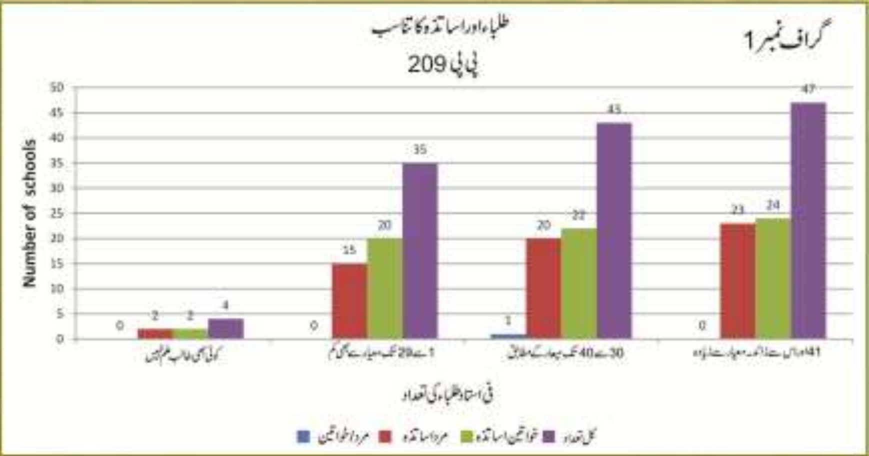

درج بالا گراف نمبر 1 میں اعداد و شمار کے مطابق اس حلقہ میں 35 ایسے سکول ہیں جہاں محض 1 سے 29 طلباء کیلئے ایک استاد متعین ہے جو کہ وسائل کے ضیاع کے مترادف ہے جسے موزوں (Rationalize) بنانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح 47 سکول ایسے ہیں جہاں 41 یا اس سے زیادہ طلباء کیلئے ایک استاد مقرر ہے جو کہ مقرر شدہ معیار سے کافی کم ہے۔ اوپر دیئے گئے اعداد و شمار ارباب اختیار کیلئے توجہ طلب ہیں تاکہ طلباء اساتذہ کا تناسب اس طرح سے کیا جائے کہ انسانی وسائل کو موزوں بنایا جا سکے۔ اور حکومت پنجاب کے مقرر کردہ معیار (40 طلباء کیلئے ایک استاد ہے) کے مطابق کیا جائے تاکہ طلباء کو مناسب وقت اور توجہ دی جا سکے اور تعلیمی معیار میں بہتری ممکن ہو سکے۔ یہ تمام صورتحال اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ عوامی نمائندے خاص طور پر حلقہ کے ایم پی اے صاحب / صاحبہ اپنا بھرپور کردار ادا کریں اور اس تحقیق کے نتیجے میں سامنے آنے والے ان مسائل کو ممکنہ حد تک حل کرنے کی کوشش کریں۔

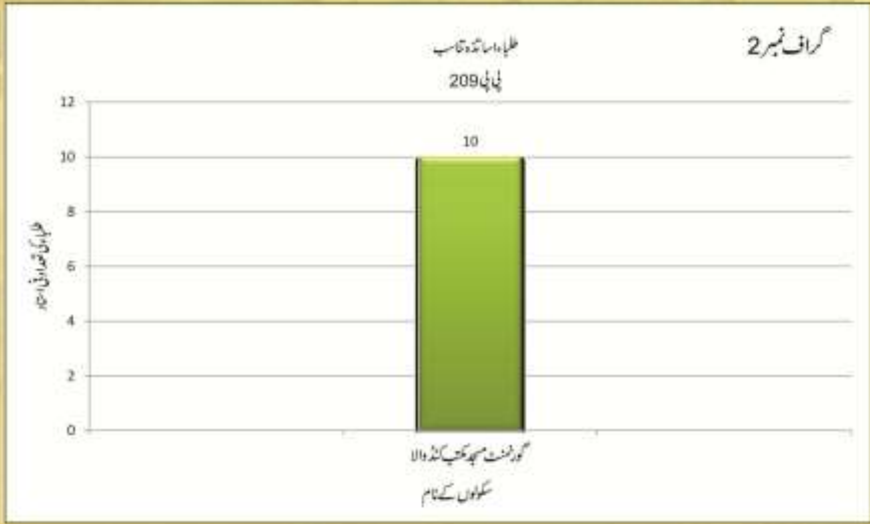

گراف نمبر 1 میں دیئے گئے اعداد و شمار میں سے 1 سکول کا نام گراف نمبر 2 میں دیا گیا ہے جہاں 10 طلباء کیلئے ایک استاد مختص ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں اساتذہ کی تعداد بچوں کی تعداد کے لحاظ سے زیادہ ہے جس کو موزوں (Rationalize) بنانے کی اشد ضرورت ہے تاکہ ایسے سکولوں میں اساتذہ کی ضرورت پوری کی جا سکے جہاں اساتذہ کی کمی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس توجہ طلب مسئلے کو حل کرنے کیلئے جلد پیشرفت کی جائے گی۔

گراف نمبر 1 میں دیے گئے اعداد و شمار میں سے 4 سکولوں کے نام گراف نمبر 3 میں دیے گئے ہیں جہاں 82 سے 125 طلباء کیلئے ایک استاد ہے جو کہ حکومت پنجاب کے مقرر کردہ معیار کے اعتبار سے انتہائی غیر متوازن ہے۔ یہ تناسب 40:1 ہونا چاہیے۔ اس تناسب کو معیار کے مطابق کرنے کیلئے عوامی نمائندوں، شہریوں اور شعبہ تعلیم کے متعلقین کی فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

رائے دہندگان: ہمارے بچوں کو معیاری تعلیم چاہیے

حلقہ میں 128633 رجسٹرڈ رائے دہندگان ہیں۔ان میں خواتین ووٹر کی تعداد 61047 اور مرد ووٹر کی تعداد 67586 ہے۔ووٹ کی اہمیت کو جانتے ہوئے رائے دہندگان اپنے بچوں کی تعلیم کی بہتری کے لئے بڑھ کر آگے آئیں اور عوامی نمائندوں سے مطالبہ کریں کہ انہیں اپنے بچوں کے لیے معیاری تعلیم چاہیئے

تجزیوں سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ تعلیم اور سیاست کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔اگر اس رابطے کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام متعلقہ افراد کو اس بات پر راضی کیا جائے کہ وہ اپنے بچوں کی بہتر تعلیم کے لئے عوامی نمائندگان سے اس بات کا عہد لیں کہ وہ حلقہ میں ان کے بچوں کی تعلیم کے لئے خاطر خواہ اقدامات کریں گے۔

- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول کنڈ والا

- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول دائم کوٹ

- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول کنڈ والا

- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول اسلامیہ غوثیہ کہروڑپکا
- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول نرگس والا
- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول دائم کوٹ
- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول پیلی
- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول گھنجی والا نمبر 2
- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول بستی خدائی
- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول اسلام والی موضع ڈھنہ گھاڑو
- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول جھوک آہیر
- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول دھانے والا چاہ گرجی والا
- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول سکندری کھاڑک
- گورنمنٹ گرلز مڈل سکول سکندری کھاڑک
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کبیر واہ نمبر 2
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بستی مہ بستی ملتانی چاہ سلیم عباسی والا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول شارک واہ نوقابل واہ
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ٹبی وسایا کہروڑپکا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چاہ چڑھویاں والا کہروڑپکا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول مین واہن پوسٹ آفس مین واہن کہروڑپکا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بھادی واہن کہروڑپکا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بستی خدائی نمبر 2
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول موضع سرائے نمبر 1
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ملتانی والا کہروڑپکا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول امیر پور اسٹیشن
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول خدائی نمبر 1
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول جوئے شاہ والا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول نوقابل واہ
  نمبر 2 چاہ موئے والا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بستی آہیر نیو کہروڑپکا

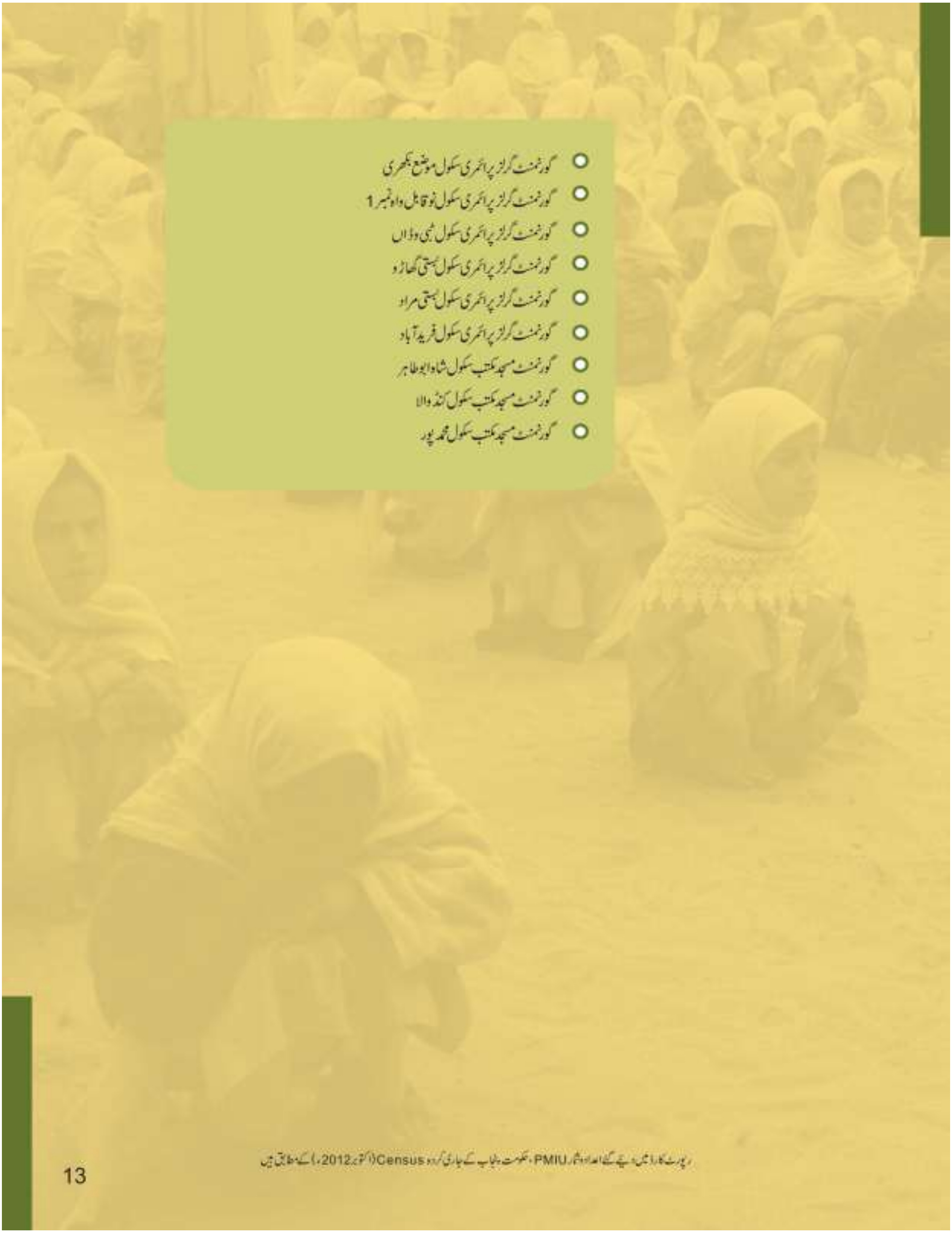

- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول موضع بکھری
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول نو قابل واہ نمبر 1
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ٹبی وڈاں
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بستی گھاڑو
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بستی مراد
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول فرید آباد
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول شاہ ابو طاہر
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول کنڈ والا
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول محمد پور

رپورٹ کارڈ میں دیے گئے اعداد و شمار PMIU، حکومت پنجاب کے جاری کردہ Census (اکتوبر، 2012ء) کے مطابق ہیں

ضلع لودھراں میں تعلیمی صورتحال میں بہتری لانے کی خاطر انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) علم آئیڈیاز (Ilm Ideas) کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔

یہ معلوماتی کتابچہ I-SAPS نے علم آئیڈیاز کی معاونت سے تیار کیا ہے۔ علم آئیڈیاز کا اس کتابچے کے مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

مزید معلومات کیلئے

www.i-saps.org   info@i-saps.org   051-111-739-739

@I_SAPS   facebook.com/I-SAPS

I-SAPS Institute of Social and Policy Sciences

انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) ایک قومی اور پالیسی سازی میں معاونت کرنے والا ادارہ ہے جو سماجی، معاشی و قانونی موضوعات پر تحقیق میں سرگرم عمل ہے۔ شعبہ تعلیم I-SAPS کا ایک اہم تحقیقی موضوع ہے۔ I-SAPS نے پاکستان میں وفاقی اور صوبائی سطح پر شعبہ تعلیم کی مختلف جہتوں پر تحقیق کی ہے جن میں تعلیم کیلئے مختص کیے جانے والے بجٹ اور اس کا استعمال، تعلیم کیلئے کی جانے والی قانون سازی، نجی تعلیمی شعبہ کا انتظام و انصرام وغیرہ شامل ہیں۔